# نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

## از افادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

# نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

ازافادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

## مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ کیونکہ اس میں تعظیم زیادہ ہے۔(الھدایہ ج:1ص:100،101)

## مذہب غیر مقلدین :

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے جو کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔(نماز نبوی البانی ص:77،بارہ مسائل عبد الرحمن خلیق ص:52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہوتی۔(قول حق مولوی محمد حنیف فرید کوٹی ص21بحوالہ مجموعہ رسائل ج:1ص:325 )

## فائدہ:

اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کفه الایمن علی رسغه الایسر تحت السرة فیکون الرسغ فی وسط الکف۔

[کتاب الآثار بروایۃ محمد ص24رقم120]

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واستحسن کثیر من مشایخنا ... بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ

[عمدۃ القاری:ج4ص389]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

1:عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رضی اللہ عنه قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤۡمَرُوۡنَ اَنۡ يَّضَعَ الرَّجُلُ الۡيَدَ الۡيُمۡنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الۡيُسۡرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

(صحیح البخاری ج 1ص102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

2: عَنۡ وَائِلِ بۡنِ حُجۡرٍ رضی اللہ عنه قَالَ : لَاَ نۡظُرَنَّ اِلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم كَيۡفَ يُصَلِّيۡ؟ قَالَ فَنَظَرۡتُ اِلَيۡهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيۡهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيۡهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الۡيُمۡنٰى عَلٰى ظَهۡرِ كَفِّهِ الۡيُسۡرٰى وَالرُّسۡغِ وَالسَّاعِدِ۔

(صحیح ابن حبان:ص577رقم الحدیث1860،سنن النسائی:ج1ص141،سنن ابی داوٗد ج 1ص112 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

3:عَنِ ابۡنِ عَبَّاس رضی اللہ عنه اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم قَالَ اِنَّا مَعۡشَرَ الۡاَنۡبِيَاءِ اُمِرۡنَا اَنۡ نُؤَخِّرَ سُحُوۡرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطۡرَنَا وَاَنۡ نُّمۡسِكَ بِاَيۡمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيۡ صَلٰوتِنَا۔

(صحیح ابن حبان ص 555.554ذکر الاخبار عما یستحب للمرئ، رقم الحدیث 1770،المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص233 رقم الحدیث 10693)

4: عَنۡ وَائِلِ بۡنِ حُجۡرٍ رضی اللہ عنه قَالَ رَاَيۡتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیه وسلم وَضَعَ يَمِيۡنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحۡتَ السُّرَّةِ

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321،وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959 )

## دلائل اہل السنۃ والجماعت:

## قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ المحدث ابو بکر الاثرم المتوفی273ھ قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد

بن سلمة عن عاصم الجحدری عن عقبة بن صبهان سمع علیا یقول فی قول الله عزوجل فصل لربك والنحر قال وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرة۔

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبد البر ج:8 ص:164)

## توثیق رواۃ:

1: امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی: ثقة، حافظ، له تصانیف۔ (تقریب التھذیب ص:122 رقم الترجمہ 103)

2: امام ابوالولید الطیالسی المتوفی 227ھ نام ھشام بن عبد الملک الباھلی یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو ثقة، ثبت قرار دیا ہے۔ (تقریب التھذیب ص:603، رقم الترجمہ 7301)

3: حماد بن سلمہ المتوفی 167ھ یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنة وغیرہ قرار دیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج:1 ص:151، رقم الترجمہ 197)

4: امام عاصم الجحدری المتوفی 129ھ ائمہ نے ان کو ثقه قرار دیا ہے۔ (الجرح والتعدیل للرازی ج:6 ص:456، رقم الترجمہ 11176)

5: امام عقبہ بن صبھان المتوفی 75ھ او 82ھ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ثقه قرار دیا ہے۔
(تقریب التھذیب ص:425 رقم الترجمہ 4640)

6: امام سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صحابی رسول وداماد رسول ہیں۔

7: امام ابن عبد البر مالکی المتوفی 463 یہ مشہور مالکی امام ہیں ائمہ نے ان کو شیخ الاسلام حافظ المغرب قرار دیا ہے (تذکرۃ الحفاظ ج:3 ص:217)

تو یہ روایت ثقہ عن ثقہ سے مروی ہے لھذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

## اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات 273 میں ہے یعنی دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی جو کہ حجت نہیں؟

## جواب:

اولاً  امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی بندہ بخاری شریف سے دیکھ کر روایت ذکر کرے۔

ثانیاً:  امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب التمھید میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔

مثال:  امام ابن عبد البر فرماتے ہیں "اخبرنی عبد الله ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤد قال حدثنا ابو بکر الاثرم ۔۔۔الخ (التمہید ج1 ص78)

تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے لھذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

## احادیث مرفوعہ:

## حدیث نمبر 1:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ (مصنف ابن ابی شیبہ ج:1 ص:427، رقم الحدیث 6، باب وضع الیمین علی الشمال)

## اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں۔

## جواب:

تحت السرہ کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے۔

1: نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص82)

2: نسخہ شیخ محمد اکرم نصر پوری (درہم الصرہ ص82)

3: نسخہ شیخ عبد القادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص82)

4: نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3 میں موجود ہے۔

5: نسخہ قبہ محمودیہ (در الغرۃ ص24 بحوالہ تجلیات ج4 ص4)

6: امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں: منہا لفظۃ "تحت السرۃ" وقد وجدت ھی فی ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ (ترصیع الدرۃ ص4 و مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرۃ" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7: شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26 جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔ (ج3 ص320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3

9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج1 ص427 رقم 6 باب وضع الیمین علی الشمال)

لہٰذا تحت السرہ کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے۔

## حدیث نمبر 2:

عن علی رضی اللہ عنہ قال ثلاث من اخلاق الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرہ۔ (مسند زید بن علی ص: 204، 205، باب الافطار)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے۔

## حدیث نمبر 3:

" حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ " (مصنف ابن ابی شیبہ ج:1 ص:427 رقم الحدیث 13)

فائدہ: صحابی جب سنت کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور کی سنت ہوتی ہے۔ تصریح ائمہ:

1: وھکذا قول الصحابی رضی اللہ عنہ من السنۃ کذا فالاصح انہ مرفوع۔ (النکت علی کتاب ابن الصلاح ص:187)

2: "قال الشافعی: واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون بالسنۃ والحق الا لسنۃ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم" (کتاب الام ج:1 ص:479)

3: وقول علی رضی اللہ عنہ: ان من السنۃ، ھذا الفظ یدخل فی المرفوع عندھم، وقال ابو عمر فی (التفصی) واعلم ان

الصحابی اذا اطلق اسم السنۃ فالمراد بہ سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔(عمدۃ القاری ج:4ص:389)

4: واعلم ان لفظۃ السنۃ یدخل فی المرفوع عندھم۔(نصب الرایہ ج:1ص:393)

5: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج:2ص:142 مبشر ربانی)

**شبہ:**

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

**جواب نمبر1:**

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: المجتھد اذا استدل بحدیث کان تصحیحاً لہ۔

(التحریر لابن الہمام بحوالہ رد المحتار: ج7ص83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقد احتج بھذا الحدیث احمد وابن المنذر وفی جزمھما بذالك دلیل علی صحتہ عندھما۔(التلخیص الجبیر لابن حجر، ج:2، ص:143 تحت رقم الحدیث 807)

3: محدث وفقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فی جزم کل مجتھد بحدیث دلیل علی صحتہ عندہٗ (قواعد فی علوم الحدیث، ص:58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: امام اسحاق بن راہویہ م238ھ (الاوسط لابن المنذر ج3ص94)

2: امام احمد بن حنبل م241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)

3: امام ابو جعفر الطحاوی م321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج1ص187)

4: امام ابو بکر الجصاص الرازی م370ھ (احکام القرآن ج3ص476)

5: امام ابو الحسین القدوری م428ھ (التجرید للقدوری ج1ص479)

6: امام ابو بکر السرخسی م490ھ (المبسوط للسرخسی ج1ص24)

7: امام ابو بکر الکاسانی م578ھ (بدائع الصنائع ج1ص469)

8: امام المرغینانی م593ھ (الھدایہ ج1ص86)

9: علامہ ضیاء الدین المقدسی م643ھ (الاحادیث المختارہ ج3ص387،386)

10: امام ابو محمد المنبجی م686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب: ج1ص247)

11: علامہ ابن القیم م751ھ (بدائع الفوائد: ج3ص73)

## جواب نمبر2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح و تحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین: ص14 مترجم)

ہم ان محدثین و مؤلفین کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو صحیح یا حسن کہا ہے جن میں راوی مذکور عبد الرحمن بن اسحاق ہے، تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

امام ترمذی: حسن (ترمذی رقم 3563)

امام حاکم: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

امام ذہبی: صحیح الاسناد (مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

امام ضیاء الدین مقدسی: (الاحادیث المختارہ ج3 ص387، 386)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔(تعداد رکعت قیام رمضان ص23)

4: ناصر الدین البانی غیر مقلد: حسن (ترمذی رقم 3563، باحکام الالبانی)

## جواب نمبر3:

غیر مقلدین امام عبد الرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل و توثیق کی ہے ان کا ذکر کرنا نہیں کرتے، ہم ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

1: امام احمد بن حنبل: صالح الحدیث (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)

یاد رہے کہ "صالح الحدیث" الفاظِ تعدیل میں شمار کیا گیا ہے (قواعد فی علوم الحدیث ص249)

2: امام عجلی: ثقات میں شمار کیا ہے۔(معرفۃ الثقات ج2 ص72)

3: امام ترمذی: اس کی حدیث کو حسن کہا۔(ترمذی رقم 3563)

4: امام مقدسی: اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔(الاحادیث المختارہ ج3 ص387، 386)

5: امام بزار: صالح الحدیث (مسند بزار تحت حدیث رقم 696)

6: محدث عثمانی: اس کی حدیث حسن درجہ کی ہے۔(اعلاء السنن ج2 ص193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل و توثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہوتی ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث: ص75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہٰذا یہ روایت صحیح و حجت ہے، اعتراض باطل ہے۔

## حدیث نمبر4:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِالْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْریٰ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ [الجوہر النقی علی البیہقی ج2 ص32]

## شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کا ایک راوی سعید بن زربی پر مجروح ہے۔

جواب:

اولاً---سعید بن زَرْبی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہو گی۔

شاہد: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ-صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ-تَعْجِيْلُ الْإِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(مسند زید بن علی ص:204، 205، باب الافطار)

ثانیاً---اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔[مصنف ابن ابی شیبۃ، باب وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966، رقم الحدیث 3959]

ثالثاً---جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے۔

(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم 3544، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے، وللہ الحمد

## احادیث موقوفہ:

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ (سنن ابی داود ج:1 ص:117، باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرۃ

(الاحادیث المختارہ ج:2 ص:387 رقم الحدیث 772)

3: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الکف علی الکف تحت السرۃ

(الاحادیث المختارہ ج:2 ص:386، 387 رقم الحدیث 771)

4: "حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ." (سنن ابی داود ج:1 ص:117، التمہید ج:8 ص:164)

## احادیث مقطوعہ

1: امام ابراہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

انہ کان یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری تحت السرۃ

(کتاب الآثار بروایت امام محمد ص 24 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 427 رقم 7)

2: امام ابو مجلز:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، أَوْ سَأَلْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ." (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 427 رقم 10)

## ائمہ مجتہدین

1: امام اعظم فی الفقہاء سیدنا امام ابو حنیفہ تابعی رحمہ اللہ [کتاب الآثار بروایت امام محمد ص 24]

2: امام سفیان ثوری:

ثم یضع یدہ الیمنی علی رسغ الید الیسریٰ تحت السرۃ [فقہ سفیان ثوری ص 561]

:3 امام سیدنا ابو یوسف القاضی [احکام القرآن للطحاوی ج1 ص185]

:4 امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواته ان یضع باطن کفه الیمنی علی رسغ الیسریٰ تحت السرة [موطا امام محمد ص160]

:5 امام اسحاق بن راہویہ [شرح مسلم للامام النووی ج1 ص173]

:6 امام احمد بن حنبل: وان کانت تحت السرة فلا باس به۔ [التمہید ج8 ص162]

## غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں تو آپ کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

## جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی۔

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّهَا اَسْتَرُ لَهَا۔

(السعایۃ ج2 ص156)

سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْمَرْاَةُ تَضَعُ [یَدَیْهَا] عَلٰی صَدْرِهَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِهَا عَلَی السَّتْرِ۔

(فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

## غیر مقلدین کے مذہب کا علمی جائزہ

:1

عن ابی الْحَرِيشِ الْكِلاَبِیُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْجَحْدَرِیُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ كَذَا قَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِی هَذِهِ الآيَةِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ : وَضْعُ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى وَسَطِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ وَضَعُهُمَا عَلَى صَدْرِهِ."

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج:2 ص:30)

## جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوالحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ "ابوالحریش کا ثقہ و صدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے" (الحدیث شمارہ نمبر7 ص:33)

:2

" أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِیِّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِی طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِیُّ عَنْ أَبِی الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ : وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِی الصَّلاَةِ عِنْدَ النَّحْرِ " (سنن الکبریٰ للبیہقی ج:2 ص:31)

جواب : اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

## 1: یحیی بن ابی طالب:

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسی بن هارون: اشهد انه یکذب

(تاریخ بغداد ج:12 ص:203ر قم الترجمہ 7513)

2: قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحیی بن ابی طالب۔

(تاریخ بغداد ج:12 ص:203، لسان المیزان ج:6 ص:263)

## 2: روح بن المسیب:

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

1: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایة عنه۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج:1 ص:289ر قم الترجمہ 1251)

2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ

(الکامل فی الضعفاء ج:3 ص:58ر قم الحدیث 664)

## 3: عمرو بن مالک النکری:

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

1: قال ابن عدی: منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفه ابو یعلی الموصلی

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج:2 ص:231ر قم الترجمہ 2575)

2: حافظ ابن حجر: "عمرو بن مالك یخطی ویغرب

(تھذیب التھذیب ج:5 ص:86، رقم الترجمہ 6014)

3: وذکره الذهبی فی الضعفاء (المغنی فی الضعفاء ج:2 ص:151)

4: قال ابن عدی: ولعمرو غیره ذکرت احادیث منا کیر یعضها سرقها من قوم ثقات

(الکامل لابن عدی ج:6 ص:258-259)

لھذا اب روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

## :3

"أخبرنا أبو طاهر نا أبو بكر نا أبو موسى نا مؤمل نا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه و سلم ووضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره"۔(ابن خزیمہ ج:1 ص:272، رقم الحدیث 479)

## جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی مؤمل بن اسماعیل ہے جن کے متعلق بہت سارے ائمہ نے کلام یہاں تک کہا کہ امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث فرماتے ہیں۔

ائمہ کی آراء ملاحظہ فرمائیں:

قال البخاری منکر الحدیث

(المغنی فی الضعفاء لذھبی ج:2 ص:446، میزان العتدال لذھبی ج:4 ص:417، تھذیب التھذیب ج:6 ص:489)

قال ابو ذرعة: فی حدیثه خطاء،

قال ابن حبان: ربما اخطاء،

قال ابن سعد: کثیر الغلط

قال ابن قانع: یخطی،

قال محمد بن نصر المروزی: المؤمل اذا انفرد بحدیث وحب یتوقف ویثبت فیه لانه کان سیئی الحفظ الغلط۔

(تھذیب التھذیب ج:6 ص:489-490)

امام ذہبی نے مؤمل کو ضعفاء میں ذکر فرمایا ہے۔ (المغنی ج:2 ص:446)

حتی کے غیر مقلد عالم ناصر الدین البانی نے بھی کہا: اسنادہ ضعیف لان مؤملا وھو ابن اسماعیل سیئی الحفظ ۔

(حاشیہ ابن خزیمہ ج:1 ص:272)

## جواب نمبر 2:

اس روایت کی سند میں ایک راوی سفیان ثوری بھی ہے جنہوں عن سے روایت کر رکھی ہے اس سفیان کو علی زئی نے طبقہ ثالثہ کا مدلس کہاہے جس کی روایت بغیر تصریح سماع کے ضعیف ہوتی ہے (نور العینین ص:134 تا139)

لھذا یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اس وجہ سے علی زئی نے بھی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھ دیا:

"سفیان الثوری ثقہ مدلس ہیں، لہذا یہ سند ضعیف ہے" (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص:37)

## جواب نمبر 3:

حضرت سفیان ثوری خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فقہ سفیان الثوری ص:561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں۔

اصول حدیث کا قاعدہ ہے: عمل الراوی بخلاف روایته بعد الروایة مما ھو خلاف بیقین یسقط العمل به عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

## :4

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ

(مسند احمد ج16 ص102 رقم 21864)

## جواب نمبر 1:

اس میں ایک راوی سماك بن ھرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے۔

قال سفیان :انه ضعیف، کان شعبة یضعفه۔

قال الامام احمد: سماك مضطرب الحدیث۔

و قال صالح: جزره یضعف، وقال النسائی اذا انفرد بأصل لم یکن بحجة لانه کان بلقن فیتلقن ۔(میزان الاعتدال ج2ص216)

قال ابن عمار :یقولون انه کان یغلط ویختلفون فی حدیثه،

قال ابن المبارک: سماك ضعیف فی الحدیث۔

قال ابن خراش: فی حدیثه لین۔

قال بن حبان: یخطئ کثیراً۔(تہذیب ج3ص67۔68)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماك بن هرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اسی وجہ سے امام ذہبی، امام ابن عدی، امام ابن جوزی اور امام عقیل نے سماك کو ضعیفا بھی ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے المغنی للذہبی ج1ص448، الکامل لابن عدی ج4ص641، کتاب الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2ص26، کتاب الضعفاء الکبیر للبیہقی ج2ص178)

اور امام ابو القاسم الکعبی م319ھ نے سماک کو "باب فیه ذکر من رموه بانه من اهل البدع واصحاب الاهواء" کے تحت ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے قبول الاخبار ومعرفۃ الرجال ج2ص381۔390)

لہذا یہ ضعیف روایت تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

## جواب نمبر 2:

اس میں دوسرا راوی قبیصه بن هلب ہے یہ عند الائمہ مجہول ہے:

قال ابن المدینی مجهول لم یرو عنه غیر سماك قال النسائی مجهول۔(تہذیب التہذیب ج5ص326،325)

لہذا یہ روایت قبیصه کی جہالت کی وجہ سے غیر مقبول ہے۔